

# نیشنل انٹرنیٹ اکیڈمی

رول نمبر: 7844

سرپرک

ٹیسٹ نمبر: 1

اسلامیات

۱۲ جنوری ۲۰۲۳

ایبل ایٹم ایس: 33192

## سوال نمبر 2

حضرت محمدؐ پوری انسانیت کے لیے کیسے بہترین نمونہ ہیں؟ واضح کریں۔

### جواب

عہ سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی سلام اس پر کہ مشکلیں کھول دیں جس نے اسیروں کی نبی کریمؐ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ ایک طرف آپ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بہت مضبوط تھا تو دوسری طرف انسانوں کی رہنمائی کے لیے بھی آپ نے ان گنت امور سر انجام دیے۔ آپ انسانی خدمت گاروں کے لیے، علم و اخلاق کے حوالے سے، ماحول کی صفائی کے حوالے سے، شہری منصوبہ بندی اور امن قائم کرنے والوں کے لیے بہترین عملی نمونہ ہیں۔ آپ کی انسانیت کے لیے کی جانے والی کا کردگی کا ثبوت قرآن سے ملتا ہے:

یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان کے لیے نرم ہو، اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے ہٹ جاتے۔

(آل عمران)

## 1- انفرادی زندگی کے لیے عملی نمونہ

نبی کریمؐ کی زندگی میں ہر فرد کے لیے کامل نمونہ ہے۔ وہ افراد جو کسی بھی درجہ ہر انسانیت کی خدمت کرتے ہیں انسانی معاشرے اور سماج کے لیے اہم ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے یہی افراد اہلیت رکھتے ہیں کہ ان کے لیے اسوۂ رسولؐ سے روش مثالیں دی جائیں اور ایسے لوگ ہی نجات حاصل کرنے والے ہیں۔

ان کی سیرت سے وابستہ نجاتِ عالم

اصل دنیا کے مصائب کا مددگار وہ ہیں۔

فرشتہ سے پہلی ملاقات کے بعد جب آپؐ کا نپتے ہوئے حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا ”مجھے چادر لٹا ڈھا دو، مجھے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہوتا ہے“ پھر آپؐ نے وہ پہلی وحی نازل ہونے کا ماجرہ سنایا یہ سب سن کر حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو تسلی دی اور فرمایا: ”یگر نہیں، اللہ کی قسم! اللہ آپؐ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپؐ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں، لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، محتاجوں کی مدد کرتے ہیں، یمان نڈائی کرتے ہیں اور مصیبت زدگانوں میں متاثرہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں“

یہی آپؐ انسانوں کی بے لوث خدمت کرتے تھے۔ اور ہمارے لیے عملی نمونہ ہیں۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی انفرادی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے اسوۂ رسولؐ پر عمل کریں جیسا کہ یہ سیرتِ طیبہ ہمارے لیے کامل نمونہ ہے۔

## 2- عالمگیر انسانی خدمت کی تحریک

نبیؐ نے ساری انسانیت کو انسانی خدمت کا درس دیا۔ اور خود انسانیت کی خدمت کر کے ہمیں مثالیں دیں۔ نبیؐ نے مسلمانوں کو جو تعلیم دی اس کا مرکز ہی نقطہ

یہ لفظ تھا: ”بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، بیماروں کی خبر گیری کرو، اور قیدیوں کو ریا کراؤ۔“

پہلے نبی نے انسانوں کی صحبت کو الٹا کی صحبت سے تعبیر کیا۔ صلیبی مخلوق کی خدمت کو اللہ تک پہنچنے کا راستہ قرار دیا۔ مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں یہ تعلیم ریزہ کی بڑی کی طرح اہمیت رکھتی ہے۔ انسانی خدمت کے بغیر اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ناممکن ہے۔ اس کی وضاحت قرآن پاک میں بھی کی گئی۔

اس نے دشوار گھاٹی نہ پار کی، تمہیں کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ وہ دشوار گھاٹی، کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا، یا فاقہ کے دن کسی رشتہ دار یتیم یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا، پھران لوگوں میں شامل ہونا جو اٹمان لائے (البلد)

### 3- اخلاقی درس اور اسوۂ رسولؐ:

آپؐ اخلاقیات کی اعلیٰ مثال ہیں۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ کوہ معمر تنعیم سے 80 km شخص یہ ارادہ کر کے اترے کہ بنی کریم کو قتل کر دیں۔ انھوں نے اپنے کام کے لیے نماز صبح کا وقت مقرر کیا جس نماز میں آپؐ لمبی قرأت پڑھتے تھے۔ جیسے ہی وہ 80 شخص آئے سب پلڑے گڈ اور بنی کریم نے سب کو چھوڑ دیا۔ آپؐ نے نفور و گزند کی اعلیٰ مثال ہیں۔ اور مسلمانوں کو بھی درس دیا کہ معاف کر دیا جائے۔ اور اپنے نفس کی تسکین کے لیے بدلہ نہ لیا جائے۔ جیسے کہ قرآن میں بھی سیرت طیبہ کے بارے میں ارشاد ہے کہ:

”اور وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا“

(الغیم)

آپ نے اپنے نفس کو قابو رکھنے اور اسلامی تعلیمات کو بولنے  
کرنے کی تلقین دی اور فرمایا:

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا  
جب تک کہ اس کا نفس میری لائی ہوئی ہدایت  
کے تابع نہ ہو جائے۔

آپ صمدی و انصافی اور سیپائی کی بھی اعلیٰ

تربیتیں مثالیں قائم اسوۂ رسولؐ سے ملتی ہیں۔ مسادات  
اور بھائی چارہ کا درس ملتا ہے۔ ایک بار حجر اسوہ کے  
نصب کرنے پر قریش میں ٹھگڑا ہو گیا تھا۔ جو چنانچہ یہ طے پایا کہ  
جو شخص پہلے کل پہلے خانہ کعبہ میں آئے گا وہی حکم دے گا۔ آنحضرتؐ  
جب سے پہلے تشریف لائے تو آپؐ کو دیکھ کر لوگوں کی خوشی  
کی ایشمانہ رہی اور لوگ خوش ہو کر پکارنے لگے: ”تو، محمد آگئے،  
ان کے فیصلے سے تو ہم سب ہی بہت خوش ہیں۔“ آپ صمدی و  
انصافی کرتے اور لوگوں میں چھوٹے، بیڑے یا امیر غریب کا فرق  
نہیں کرتے تھے۔

آپؐ کے اعلان نبوت کے بعد قریش کے بڑے بڑے  
سردار بھی آپؐ کے دشمن بن گئے۔ آپؐ کو طرح طرح کی تکلیفیں  
دیں مگر کسی نے بھی آپؐ پر جھوٹ بولنے کا الزام نہیں لگایا۔  
آپؐ کا بدترین دشمن بھی اس بات سے پریشان تھے کہ جس  
شخص نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اس کے بعد بارے میں لوگوں کو کسے  
یقین دلائل کہ یہ اللہ نے بارے میں جھوٹ بولتا ہے۔ ابو جہل نے

آپؐ کی بیعتی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا:

”مہذباً میں تمہیں جھوٹا نہیں کہتا، البتہ جو کچھ کہتے ہو  
ان کو صحیح نہیں سمجھتا۔“

#### 4- سفارت کے مقاصد اور اسوۂ رسول:

رسول ﷺ سے پہلے جتنے انبیاء اور رسول تشریف لائے ان کی رسالت اپنی قوم اور قبیلے تک محدود تھی لیکن آپ کی بعثت روئے زمین کی ہر قوم اور ہر جنس کے لیے ہوئی۔ آپ ہر دینی دنیا کو دعوتِ اسلام دینے کے لئے مامور کیے گئے تھے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر سارے انسانوں کی طرف بشیر اور نذیر بنا کر“

صلح حدیبیہ کے دوران تین مسلمان سفیروں کو مکہ بھیجا گیا تھا۔ ان میں حضرت عثمانؓ بھی شامل تھے۔ صلح حدیبیہ کے بعد حضرت محمدؐ نے صدر سفیروں کو جزیرہ فائے عرب کے مختلف حصوں کے علاوہ بعض بیرونی ممالک کے حکمرانوں کے پاس بھی بھیجا۔ جن حکمرانوں کے پاس رسول ﷺ کے خطوط لے کر سفر گئے ان میں سے زیادہ اہم حکمران روم کا بادشاہ قیصر تھا۔ جس کے پاس حضرت وحید ملی کو بطورِ سفیر بھیجا گیا۔ روم اس دور کی سب سے بڑی طاقت اور سلطنت تھی آپ نے قیصر بادشاہ کو اس خط میں فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”یہ خط اللہ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے بادشاہ روم کی طرف ہے۔ اس شخص پر سلام ہو جو ہدایات کی اطاعت کرے اور یہ بات واضح کرتا ہوں کہ میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کرو گے تو نوح جاؤ گے اور تمہیں دویرا ثواب ہوگا..... ہم خدا کی اطاعت کرنے والے ہیں“

## 5- معلم انسانیت اور اسوۂ رسول:

حضرت محمدؐ دنیا میں معلم بن کر تشریف لائے  
آپؐ کا ارشاد ہے:

”میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں“

سیرت طیبہ کا مطالعہ کریں تو پتا چلتا ہے کہ  
آپؐ بنیادی طور پر معلم تھے آپؐ کا کام علم اور دانائی  
کا سبق پڑھانا تھا۔ آپؐ بے مثل کردار، بافضار شخصیت  
اور محبت و شفقت کا عملی نمونہ تھے۔ آپؐ نے لوگوں کے  
انداز علم و عمل کو بہتر بنایا اور علم کی غرضت و اہمیت  
پر روشنی ڈالی۔ پہلی آیات خود اس بات ہی پر گواہ ہیں۔  
جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اپنے رب کے نام سے پڑھیے، جس نے ہر چیز کو پیدا  
کیا، انسان کو تجھے یونے خون سے پیدا کیا اور پڑھیے!  
اور آپؐ کا رب بڑا ہی کرم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم  
سکھایا...“

دارِ ارقم مکہ میں قائم ہونے والی پہلی درس گاہ

تھی۔

## 6- حاصل نکتہ:

آپؐ کی زندگی میں ہونے والے واقعات،  
معاملات اور مسائل ہمیں زندگی گزارنے کے لئے ایک کامل  
نمونہ دیتے ہیں۔ بوری انسانیت کی اخلاقی، انفرادی، معاشی،  
معاشتی اور سیاسی زندگی کے لیے بہترین مثال ہیں۔ ضرورت  
اس امر کی ہے کہ ہم سیرت طیبہ پر عمل کریں اور اپنے لئے نجات  
کا راستہ اختیار کریں۔ اور اللہ کی خوشنودی کو حاصل کر کے  
جنت کا وسیلہ بنیں۔

## سوال نمبر 1

زکوٰۃ وصول کرنے کے حقدار کون ہیں؟ اسلامی معاشرے میں اس کی تقسیم سے غربت کیسے دور ہو سکتی ہے؟

جواب:

مصارف زکوٰۃ سے مراد وہ لوگ ہیں زکوٰۃ کا لغوی معنی "پاک ہونا" اور "کسی چیز کا پرہیزا" ہے۔ اور اصطلاحی معنی "نصاب کے مطابق جس مال پر ایک سال گزر گیا ہو اس مال میں سے چالیسواں حصہ مستحق لوگوں کو اللہ کی رضا کے لیے دینا یعنی اسے مالک بنانا"۔

مصارف زکوٰۃ سے مراد "وہ لوگ ہیں جنہیں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے"۔ قرآن مجید کے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"بے شک زکوٰۃ غریبوں، مسکینوں، زکوٰۃ کے حکموں میں کام کرنے والوں اور ایسے لوگوں کے لیے ہے جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کر مقصود ہو اور گردن پھرنے اور تعاون بھرنے اور خدا کی راہ میں اور مسافروں پر۔ یہ سب اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔"

اس آیت کی روشنی میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف

درج ذیل ہیں۔

1. فقراء:

فقراء فقیر کی جمع ہے۔ فقراء وہ لوگ ہیں جن کے پاس کچھ مال ہو مگر ان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے نا کافی ہو۔

## 2- مساکین:

مساکین اس شخص کو کہتے ہیں جس کو دوسرے کی سہادگاہی سہادا ہو۔ جس کے پاس اپنی ضروریات کے لیے بھی کچھ نہ ہو۔

## 3- عاملین:

حکم زکوٰۃ میں کام کرنے والوں کو ~~ذکر~~ عاملین کہتے ہیں یعنی جو لوگ صدقات کی وصولی اور حساب کتاب کی یہ حکومت کی طرف سے مامور ہوں

## 4- مؤلفۃ القلوب:

وہ ~~مستحقان~~ جو مالی طور پر کمزور ہوں ان کے دل میں اسلام کی الفت پیدا کرنے کے لیے انھیں زکوٰۃ دی جاتی ہے۔

## 5- رقاب:

رقاب، غلامی سے رہائی پانے والے افراد ہیں جو ~~غلامی~~ سے باہر آنا چاہتے ہیں انکو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔

## 6- غار میں:

غار میں مقروض لوگ ہیں۔ جو فرض اتارنے کی طاقت نہیں رکھتے بھی انہیں زکوٰۃ دی جاتی ہے۔

## 7- فی سبیل اللہ:

اس سے مراد ان لوگوں کی مدد کرنا ہے جو اللہ کی راہ میں کوشاں ہیں جیسے کہ جہاد کرنے والے، دین کی تبلیغ و اشاعت کرنے والے ہیں

## 8- ابن السبیل:

ایسے مسافر جو حالت سفر میں محتاج ہو جائیں انہیں بھی زکوٰۃ دی جاتی ہے۔

~~زکوٰۃ اور~~



زکوٰۃ اور غربت کا خاتمہ:

دولت کی منصفانہ تقسیم:

سرمایہ گادی میں اہنافہ:

گردش دولت:

سودی معیشت کا خاتمہ:

بے روزگادی کا خاتمہ:

معاشی ترقی:

گردش دولت:

غربت کا خاتمہ: